جلد ۷ | بمبئی :- دوشنبہ ۲۳ شوال المکرم ۱۳۱۹ھ ہجری مطابق ۳ - فروری ۱۹۰۲ء عیسوی | نمبر ۴

مقدمہ مہتمم کی تیشن

چینی عقل کا روغن اڑ گیا

چین کے سر بھی ایسی شامت سوار ہے کہ اوس کو جو سوجھتی ہے اونہی سوجھتی ہے - یورپینی نوجون نے جو اوس کا بھرکس نکالدیا تو وہ یہ سمجھا کہ چینی فوجین محض ناقابل اور اصل جنگ سے ناواقف ہین وہ اپنی فوجکو باقاعدہ بنانا چاہتا ہے - اور اسکی ترکیب سوچی کہ یورپینی فوجون کے قواعد جنگ بہت عمدہ ہین - انہی کے افسرون سے چینی فوجکو تعلیم دلائی جائے چنانچہ خشکی جنگ کے لئے تو جاپانی افسر تجویز کئے ہین اور تری کے لئے انگریزی افسر کیونکہ دریائی طاقت اور قواعد دانی اسکی بہی بڑہی ہوئی ہے - اس کارروائی سے دول یورپ تو بہت خوش ہونگی کیونکہ چین اب ہمیشہ کیلئے قابو مین آجائیگا -

سلطانی اقبال

محمود پاشا جو سلطان المعظم سے فرنٹ ہو رہے ہے - اور جسکی نالایق حرکتون سے تو غالبا تمام ناظرین واقف ہون گے اوسکے دو لڑکے ہین - اونکی حرکتین بھی کچھ باپ سے کم نہین - وہ نامعقول بھی اپنے باپ کیطرح اسی فکر مین لگے رہتے ہین کہ کسی طرح ترکی گورنمنٹ کو صدمہ پہونچے حال مین انہون نے یہ تجویز سوچی تھی کہ ایک پارٹی ترکی نوجوانون کی خاص اسلئے قایم کیجائے کہ وہ ترکی سلطنت کو نقصان پہنچانے کے ذریعے سوچے اور پولیٹکل ترکیبون سے نقصان پہنچنے کی صورتین بھی پیدا کرے اس کام کیلئے انہون نے حکومت فرانس کو تجویز کیا تہا - گو کہ اسکی مدد ترکی گورنمنٹ کی پرچ پرچ ہو چکی ہے - چنانچہ ابہی وہ وقت آتے کہ ہونا جو نہی چند ترکی نوجوان کو خطر دیا - وہ جلسہ کہ یکی اس میں بہادر فرانس لے اوٹھا تہا

اچھی روک تھام کی

گورنمنٹ انگلستان کو یہ اوڑتی ہوئی خبر ملی ہے کہ بعض سلطنتون کا ارادہ ہے کہ جنگ ٹرانسوال بند کرا دین اور یہ بھی اونکا خیال ہے کہ اگر ہماری فہمایش اور سفارش کا خیال نہ کیا گیا تو پھر ہم بھی میدان مین جو نگا ہمین گو کچھ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائین اور اس پارٹی مین امریکا کو بھی وہ شریک کرین گے اسکی بندش کے لئے لارڈ کرانبورن نے اپنی اسپیچ میں امریکا کو یہ بات یاد دلائی ہے کہ اسپین اور جنگ کے وقت روس جرمن اور فرانس امریکا پر فیصلہ کے لئے دباو ڈالا تہا اور ہمین بھی شرکت کا پیغام بھیجا گیا تہا مگر ہمنے صاف انکار کر دیا تہا - لہذا امریکا کو بھی چاہئے کہ وہ ۱۶ . . . ہماری شر . . . اطلاع کرے

مستانا مستانا ہی ہے

شمالی لینڈ کے ملّا نے کو جو انگریزی اخباروں نے مستانا مشہور کر دیا ہے حقیقت میں وہ مستانا ہی معلوم ہوتا ہے - انگریزی اخباروں نے تو صرف اس خیال سے لکھدیا تھا کہ اسکے ساتھ صرف دو تین ہزار وحشی تھے اور ہی سکے عمند پر اسمین اتنا جوش پیدا ہو گیا کہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں ہے کود پھاند کرنے لگا - کیا انگریزی فوج کیا سومالی وحشی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ دو تین ہی مقابلوں میں وحشیوں کا پلیتھن نکل گیا - ملا جی اڑن چھو ہو گئے - غرض سب تتر بتر ہو گئے ہماری فوج وحشیون کی گوشمالی کر کے واپس آگئی انگریزی حکام کو اطمینان ہو ہمیشہ کے لیے ہو گیا تھا کیونکہ ملا جی کی جمعیت کا ستیاناس ہو گیا تھا جس سے سمجھو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ملا جی کی ہمت بھی پاش پاش ہو گئی ہوگی لیکن یہ خبر ہی نہ تھی کہ مستانا ملا واقعی مستانا ہے وہ اس شکست سے ذرا بھی شکستہ دل نہیں ہوا - نہ اسنے انگریزی قوت و جبروت کا لوہا مانا - گو کہ اسوقت اسکی تمام فوج پریشان ہو گئی تھی لیکن وہ پھر ادہر ادہر سے وحشیون کو جمع کر کے میدان میں آدہمکا - گذشتہ مقابلہ میں تو وہ چار ہزار ہی تھے لیکن اب کی مرتبہ بارہ ہزار مقابلہ میں لایا ہے اور تماشا یہ ہے کہ تمام وحشی [illegible]ون سے لیس ہیں علاوہ دیگر اسلحہ کے ایکہزار [illegible] میں انکے پاس انگریزی ساخت کی ہیں مستانہ نے اپنے دل میں یہ سمجھا ہوگا کہ گورنمنٹ جنگ ٹرانسوال کے جھگڑے میں پھنسی ہوئی ہے اب فوج نہیں رکھیگی اسکو یہ خبر نہیں کہ یہان کی فوج [illegible] ہر دم جگہ بھی مقابلہ کو حاضر ہے گا تو پرواہ نہ کرے -

بل نہیں جاتا

سچ تو یہ ہے کہ بوئروں کی شامت نے دھکا نہیں دیا بلکہ موت نے بھی دھکا دیا ہے - کم بخت یوں تو ادہر ادہر ہاے وائے کرتے پہرتے ہیں کہ خدا کے لیے کوئی گورنمنٹ برطانیہ سے بیچ بچاؤ کرادے اور جب کوئی ادنیٰ پرنس کہا کے اُن کی سفارش کرتا ہے تو وہ اکڑ جاتے ہیں بہادری کے زعم میں ایسی فون فان کرتے ہیں کہ گویا یہ معلوم ہوا انکو تو صلح کی کچھ پرواہ ہی نہیں - مگر گورنمنٹ خود چاہے تو خیر ہم بھی راضی ہو جائیں گے اپنی مخبروں کی گورنمنٹ کے آگے لگائی ہی - بقول شخصے من چاہے مونڈیا ہلائے - خود منہ سے اقرار کرتے ہوئے شرم آتی ہے -

کم بختون کی جہالت تو دیکھو کہ سلطنت ہالینڈ نے ان آوارہ گردون کے حال پر رحم کھایا گورنمنٹ برطانیہ سے انکے لئے سفارش کردی اور سفارش ہی نہیں بلکہ گورنمنٹ کی ضد پوری کرنے کے لئے بوئروں کی طرف سے صلح کی درخواست بھی پیش کر دی - گورنمنٹ او سیر فرود خوش [illegible] کیونکہ یہ بھی اب رحم کرنے کے لئے تُلی بیٹھی ہے ذرا بھی بہانہ ملجائے تو جٹ پٹ رحم کر بیٹھے - مگر افسوس کہ وہ بدقسمت اب بھی اپنی اکڑفوں سے باز نہیں آئے ہالینڈ نے جو درخواست صلح دی تھی اوسکی نسبت بھی بوئروں نے کہدیا - ہم نہیں جانتے صلح کیسی ہوتی ہے - نہ ہم کسی شرط کو مانیں نہ ہم نے ہالینڈ سے درخواست دلوائی -

اب بھی گورنمنٹ ان شامت زدون پر رحم کرے تو کیسے کرے - وہ تو بجز [illegible] ہاتھ بھی نہیں رکھنے دیتے -

جنگ ٹرانسوال کے اخراجات

ہماری گورنمنٹ کے عالی حوصلہ ہونے میں اب کیا شک رہ گیا ہے یہ موقع پڑ جانے پر ایسے ایسے اخراجات کی متحمل ہوئی ہے کہ اگر روس فرانس کو ایسا موقع پڑ جائے تو چولیں ڈھیلی ہو جائیں لبرل پارٹی کے بعض ممبر جنگ ٹرانسوال کے خرچہ کی بابت ہائے واویلا کرتے ہیں کہ خزانہ لٹا دیا پانی کی طرح تمام دولت بہادی یہ تو سب سچ ہے لیکن یہ تو دیکھنا چاہیے کہ خرچ کا سلسلہ کیا ہے - مسٹر براڈرک نے زیادتی اخراجات کی وجہ اچھی طرح ظاہر کردی آپنے فرمایا کہ یکم جنوری کو ٹرانسوال میدان میں انگریزی فوج کی تعداد ۲ لاکھ ۳۷ ہزار تھی اسقدر سپاہیوں کے دو وقتہ بلکہ چو وقتہ راتب خرچ کا اندازہ لگا لو - فی نفر کم از کم ایک روپیہ رکھو تو ۲ لاکھ ۳۷ ہزار روپیہ روزانہ بھی ہوئے اگر سنئے ۲ لاکھ ۸۰ ہزار گھوڑے ہیں - فی گھوڑا ۱۲ یومیہ کم از کم لگایا جائے تو ۲ لاکھ ۱ ہزار روپے یومیہ اس مد کے ہوئے - اچھا اور سنئے جسقدر لوگ بیماری پا میں اگئے ہیں ان کو خوراک سرکار کی طرف سے دیجاتی ہے انکی تعداد ۲۰ ہزار کے ہے انکی ہی روپے انکی خوردونوش کے بابت سمجھ لو گویا صرف خوراک کا خرچہ ۵ ۵ لاکھ ۔ ہزار یومیہ ہے باقی فوج اور چھوٹے چھوٹے ملازمون کی تنخواہیں اور وردی کا خرچ علیحدہ رہا سقہ دھوبی نائی خانساماں ان سب کا خرچ علیحدہ رہا نوکروں کی تنخواہوں کا حساب علیحدہ رہا اب بتائیے کہ گورنمنٹ کیسے کفایت نکال سکے -

کویٹ کی اولجھن

کویٹ کا معاملہ بھی عجیب پیچیدہ ہو رہا ہے گورنمنٹ کو نہ اس پہلو چین نہ اُس پہلو چین جنگی جہاز بھی وہان بھیجدئے اور شیخ مبارک نے بھی جنگ کی کامل طور پر تیاریان کر لین۔ قلعہ پر ضرورت سے زیادہ توپین چڑہا لیگئین اور گرداگرد خندق بھی کہود لیگئی لیکن ابھی تک خاموشی ہے ابن الرشید کی فوجین کویٹ سے صرف ۵۰ میل کے فاصلہ پر پڑی ہے جنگ کی تیاریون مین اب ذرا بھی کسر نہین رہی صرف بسم اللہ ہونے کی دیر ہے لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اب اس معاملہ پر خاک ڈالنا چاہتی ہے انگریزی امیر البحر سے ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار نے ملاقات کر کے کویٹ کی نسبت پوچھا کہ آخر اسکا حشر کیا ہوگا۔ امیر البحر نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہین۔ یہان کسی قسم کی تشویش نہین۔ گو کہ شیخ مبارک اس موقع کا منتظر ہے کہ کسی طرح جنگ چھڑ جائے تاکہ دل کے بخار خوب نکل جائین لیکن گورنمنٹ انکو یہ موقع ہرگز نہین دیگی۔ اور اس معاملہ کو یہین تک رہنے دیگی۔

سمجھ مین نہین آتا کہ کیسی پولٹیکل کارروائیان ہین معاملہ کو اولجھن مین ڈال کے کیون مدبران ملک کو پریشان کیا جاتا ہے۔ اگر یہی منظور ہے کہ کویٹ ہماری ہی ماتحتی مین رہے تو پھر دبود تو کیسی؟ ڈنکے کی چوٹ جنگ کا اعلان کر دین اور اگر مصالحت منظور ہے تو ہاتھ جہاز کے چلے آئین۔ اور پوری فوج کے ساتھ [illegible] کا فکر کرین کہ وہ کیسی حالت سے ہو جا اور تمام فوجین جہان جا رہی ہین انکی ساتھ زندگی بسر کر رہی ہین ورنہ جنگ ہی بنتا ہی کویٹ کی خبر چاہے اگر چلی تو بڑی جگہ پڑ جائیگی۔

پاپ ہی کاٹ دیا تھا

ڈچون کی فتنہ انگیزی سے خدا بچائے۔ ظالم اس اوصہ سوی حالت مین بھی تو اپنی کرتوتون سے باز نہین آتے گو کہ وہ یہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہین کہ انگریزی گورنمنٹ شاندار حکومت ہے اسکی اکڑ پر بھی ایسی قیامت خیز ہے کہ ایک ہی دھماکے سے زمین پہٹ جائے۔ پہر بھی نڈھال لرز جائے تو عجب نہین لیکن ابتک وہ اپنی ہٹ سی باز نہین آئے۔ رات دن اسی کوشش مین لگے رہتے ہین کہ کسطرح ہو سکے انگریزون کو اپنے علاقہ سے نکال دین۔ اون بیوقوفون سے کوئی یہ تو پوچھے کہ جب تم مین پوری قوت تہی۔ کامل اتفاق تہا۔ بہرپور سامان رسد تہا تو تم نے کیا کر لیا جو اب کچھ کر لوگے۔ اب تو تمہاری کل جمعیت منتشر ہو گئی ہے اگر ہماری بہادر فوج صرف تالیان ہی بجا دی تو اوسکی دہمکی ہی ایسی ہے کہ فوراً تم اپنے ملک سے ہاتھ جہاڑ کے بیٹھ رہو۔ ہتھیار و لشکر رکھنا تو درکنار تم تو اب کمر تسمہ کھانے کے قابل بھی نہین ہے۔

یار و سچ تو یہ ہے ایسی بے حیا اور بے شرم قوم شاید ہی دنیا مین کوئی ہو کم بخت جوتیان کہاتے جاتے ہین اور مونچھون پر تاؤ دیتے جاتے ہین مگر ہین ظالم دھن کے پورے اس ٹوٹی پہوٹی حالت مین بھی اونہین اپنی ناکامی سے ذرا ہراس نہین اسوقت اونکی اور انگریزی فوج کی تعداد کو نسبت ایسا ہے جیسے چیونٹی اور ہاتھی کا مقابلہ معلوم ہوتا ہو مگر وا رے ہمت کہ ابتک وہی آزادی کا راگ الاپ رہے ہین کہ جسکی ابتدا شروع جنگ مین کی تہی بہادر تو خیر وہ ہیں ہی وہ ہیں مگر اونکی عیاری اور مکاری مین خدا بھی شک نہین ہے کئی دفعہ تو بحالت جنگ اونہون نے دہوکا دیدیا۔ مگر خیر یون دہوکا ہو تو اتنا ہی نقصان ہو جاتا کہ سو دو سو زیادہ اونکے مرتے لیکن اگر یہ جرنیل ایسا عجب

لارڈ کچنر ہی کو اوڑا دیا

تہا۔ مگر وہ تو یون کہو کہ ہماری بہادر گورنمنٹ کا اقبال زبردست اور ستارہ درخشان ہے۔ کہ وہ کیسی ہی خفیہ کارروائی کرتے ہین لیکن اسکو اس طرح حال معلوم ہو جاتا ہے کہ جیسے کسی روشن ضمیر کو معلوم ہو جاتا ہے۔

تقریباً ڈیڑہ سال ہوا جب ہی کم بختون نے پریٹوریا کے تابع شدہ ڈچون کو گانٹھ کر ایسی کارروائی کی تجویز کی تہی کہ دم کے دم مین سیکڑون افسر اوڑ جاتے اور لارڈ رابرٹس بہی ہمیشہ کے لئے اوڑ چہو ہو جاتے مگر خدا نے بال بال بچا لیا۔ اب پہر اون نامعقولون نے ایسی ہی تجویز کی تہی۔ اگر اونکا داؤن چل جاتا تو اسمین شک نہین کہ قیامت ہی برپا ہو جاتی۔ افسرون مین سے تو ایک کا بھی وجود نہ رہتا چنانچہ اونہون نے یہ سکوٹ کی تہی کہ لارڈ کچنر بہادر سپہ سالار افواج اور لارڈ ملنر کمشنر کیپ تاؤن کو تو حتی الامکان زندہ ہی گرفتار کر لین اور اگر وہ کچھ ہاتھ پاؤن ہلائے یا خنجر چلانے کا ارادہ کرین تو فوراً دو ٹکڑے کر ڈالین۔ دیکھا منصوبہ لیا ہی اسکے بعد جوہانسبرگ کو جلا کے خاک سیاہ کر ڈالین اور سلسلہ گہیر اوالین کہ ایک سپاہی بھی باہر نہ نکلنے پائے باقی فوج جو ادہر اودہر ہی اوسپر یکلخت ٹوٹ پڑین تاکہ اونکے حواس باختہ ہو جائین۔ پہر جہان ہزار ہزار سپاہ تہ تعداد ہوا اوسکی ہاتھ اکڑ ہے تو خوش اون بدمعاشون نے تو اپنے دل مین ٹہان لی تہی کہ ایک انگریز کا بھی نام نشان نہ رہا لیکن اونہین یہ خبر ہی نہین کہ انگریزی گورنمنٹ ہمیشہ کے بنے گاڑ دیا گیا ہے اب وہ کسطرح نہین اوکھڑے گا۔ یہی تو وجہ ہے کہ اونکی سازش فوراً مخبر ملجاتی ہے۔

شرارت کیسی ہی جاتی ہین

لارڈ کچنر صاحب نے ریلوے لائن کی حفاظت کیلئے انتظام تو بہت کچھ کر دیا ہے وہ یہ کہ قریب قریب فوجی چوکیان قائم کر دی ہین - اور انکا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے - ہر چوکی مین صرف اتنا ہی فاصلہ رکھا ہے کہ دو چوکیون کے سپاہی دوسرے کو نظر آسکین - اِسی انتظام مین خرچ بہت فوجی جمعیت مین بہی فرق آگیا - لیکن مجبوراً اسکو گوارا کرنا پڑا کیونکہ نامعقول فتح اکثر رات کے وقت ریل کی پٹریان اکھاڑ لیجاتے تہے اور تارون کے کھمبے اکھاڑ پھینکتے تہے - اس شرارت سے اُنکے ہاتھ تو کچھ نہین آتا تہا مگر فوجی کاروائیون مین دقت ضرور پیدا ہو جاتی تہی - اور غضب کہ آئے دن ایسی وارداتین ہوتی رہتی تہین اسلئے لارڈ کچنر نے یہ انتظام کر دیا - اب وہ بات تو جاتی رہی لیکن فتح مین ایسے نابکار کہ تاک مین اب بہی لگے رہتے ہین ۲۵ جنوری کو خدا جانے ان کو کیسے موقعہ لگ گیا کہ وہ پیٹرز برگ ریلوے لائن پر جگہ جگہ کارتوس بچہا گئے - مگر چونکہ ہماری گورنمنٹ کا اقبال اب زور پر ہے اس لئے ان کارتوسون سے کچہ صدمہ کسی کو نہ پہونچا وہ الگ ہی پہٹ پہٹ کرکے رہ گئے - اس کاروائی سے ہمارا تو کچہ نہین بگڑا - انہی کا بگڑ گیا - کیونکہ پٹاخون کی آواز سنکر چوکی کے پہرہ والے سپاہی چونکے تو جلد ادہر ادہر دوڑ پڑے اور ڈہونڈ ڈہانڈ کے بس بوئرون کو گرفتار کر لائے - مگر کہ وہ دس گروہ تہے جو فوج کو چاہئین جتنا دیکہا اپنا کام کر گئے اب خیر تہی تو اوسی قوم کے - نئی کارتوس ایک لگ گیا - یہ کیا کم خوشی کی بات ہے - اور اب تا فوج بہین بیٹہا رہی ہے - غالباً سو پچاس کو گرفتار اسکا جشن شہنشاہانہ ہوگا - بوئر کیسے ہی چالاک سہی لیکن ہماری بہادر اور سورما فوج جب ہمہ تن اسی فکر مین لگی ہی ہو تو وہ کہان جا سکتے ہین -

فتح کی نئی تدبیر

پارلیمنٹ کے بیدار مغزون کو آجکل سوائے اس کے کوئی کام نہین کہ فتح ٹرانسوال کی تجویزین سوچا کرین - کیونکہ فتح کی امید یہ بلائے جان ہو گئی ہے - مگر خیر اسکو تو ہماری گورنمنٹ ہر طرح بہگت لیگی - اس سال فتح نہ ہوگی تو آیندہ سال ہو جائیگی - یا اُس سال بہی نہ ہوگی تو اُس سے آیندہ سال ہو جائیگی - غرض یہ کہ آخر کبہی تو ہو جائیگی - دو چار روز یا دو چار سال کی اوپر سویر تو معمولی کام مین ہو ہی جاتی ہے - اور یہ تو بہت بڑا کام ہے - اس مین اگر معمول سے زیادہ بہی تاخیر ہو گئی تو کیا پرواہ - ہماری گورنمنٹ کا بگڑتا ہی کیا ہے - نہ اس کے پاس گہوڑون کی کمی نہ گدہون کی - نہ سامان جنگ کی نہ فوج کی - لارڈ کچنر لمبے لمبے چلے جاتے ہین یہ پیچہے چلی جاتی ہے - اور چلی ہی جائیگی - جب تک کہ ٹرانسوال پورا طور پر فتح نہ ہو لے اسکو کچہ ایسی جلدی بہی نہین - مگر اس وقت قدرتی ایسا اثر پڑا ہے کہ اسکو جلد ہی کا خیال پیدا ہو گیا - یہ جلدی اس خیال سے نہین ہے کہ گورنمنٹ کا دیوالا نکلا جاتا ہے یا اسکا جی اُکتا گیا ہے بلکہ اس غرض سے ہے کہ آیندہ سال تاجپوشی کی تقریب مین شاہی جشن ہونے والا ہے - اور وہ اس دہوم دہام سے ہوگا کہ آجتک ایسا بارونق جلسہ چشم فلک نے بہی دیکہا ہوگا اسلئے گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس مسرت خیز اور فرحت آمیز جشن مین ٹرانسوالی فوج بہی شریک ہو کر زندگی کے مزے اوڑائے - تمام درباری فتحیاب فوج کی تعریفین کرین اور چارون طرف مرحبا اور صد آفرین کے نعرے بلند ہون اور ان نعرون کو شورما فوج اپنے کانون سے سنے - تاکہ اسکی جانفشانی کا صلہ مل جائے - علاوہ ازین یہ بہی جلدی کا سبب ہے کہ اگر اس جشن سے پہلے اگر ٹرانسوالی فتح نصیب ہو گئی تو پہر فتح کا مزا ہی کیا باقی رہیگا تو ہماری فتح لاکہ نہین دلیکن پہر ہو گی - تو

کس کام کی فتح ہوئی

کیونکہ جشن تاجپوشی مین یون تو سب طرح کی مسرت حاصل ہو جائیگی - پریمیم لیڈیون کے نازو انداز اور عشوہ قاتلہ چوچلون سے تماشائیون کے دل باغ باغ ہو جائینگے لیکن صاحب بہادر مونچہون پر تاؤ نہ دے سکین گے کیونکہ اندرونی حزن و ملال سے دل کی کلی نہین شگفتہ ہو سکتی اسلئے ہمارے بیدار مغز پارلیمنٹ اسی فکر مین لگے ہوئے ہین کہ کسیطرح ۱۹۰۲ء ختم ہونے سے پیشتر ہی جنگ ٹرانسوال کا خاتمہ ہو جائے - اس کے خاتمے کی نسبت تدبیرین تو بہت کچہ سوچی گئین اور لارڈ کچنر بہادر نے زور بہی بہت کچہ لگائے مگر کوئی نہ کوئی واقعہ ایسا درپیش آہی گیا - کہ جسنے ہماری فوج کے جوش کو ٹہنڈا کر دیا - بڑے دن کو جو کمبخت ڈیویٹ نے ایک بڑا میدان مار لیا تہا اور ہماری بہادر فوج کے منہ کو کڑا کر دیا تہا اسکی ہماری فوج دانت تو پیسے پیسے تہی کہ ایک آدہی ہی مہینے مین وہ تمام ڈچون کو کچا چبا جائیگی مگر افسوس کہ بارش ہی ہونے لگی اور اس سے ہماری فوج کے جوش پر پانی تو نہین پہر گیا مگر کیچڑ مین لت پت ہو جانے کے خیال سے جوش مین نرمی پیدا ہو گئی - غالباً بارش بند ہو جانیکے بعد وہ اپنے ولولے کو پورا کریگی لیکن خیر وہ موجودہ اصول سے کار گذاری دکہاتی رہیگی - اور اسکا نتیجہ بہی کبہی نہ کبہی اچہا نکل آئیگا - لیکن اسی سال مین تمام ہو جانیکی صورت یون تو کوئی نظر نہین آتی اسیوجہ سے پارلیمنٹ کے بعض ممبر موجودہ طریقہ جنگ کے خلاف ہین ایک صاحب نے یہ رائے پیش کی ہے کہ اگر گورنمنٹ اسی سال مین اسکا خاتمہ چاہتی ہے تو اب وہان کی کل فوج کو واپس بلالے اور اسکی جگہ ہندی فوج کو بہیجے پہر تماشا دیکہے کہ وہ کیسے کیسے کرتب دکہاتی ہے اور کتنی جلد بوئرون کی دہجیان خاک مین ملا دیتی ہے یہ ہر طرح انکو تکہ بوٹی کر دیگی

شاہ ایران کی بیدار مغزی

ہم تو سمجھے تھے کہ شاہ ایران یورپ کے سیل سپاٹون مین اپنی رعایا کو بہی بھلا بیٹھے۔ کیونکہ رنگیلے شاہ کو رعایا کی ترقی و بہبودی اور وسائل خوشحالی کی فکر نہین رہ سکتی کیونکہ جب اس رنگ کے فاقہ مستون کی یہ پالیسی ہو جاتی ہے۔ ایچی پا ادری۔ فم ...... بیشادی ستو پھر بہلا بادشاہون کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے۔ شاہ ایران کے متواتر دورون سے ظاہر تو یہی ہوتا تہا کہ وہ صرف اپنے دل بہلانے اور عیش و عشرت کے ساتھہ دن گذرنے کی فکر مین لگے رہتے ہین۔ مگر نہین اب یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ رعایا کیطرف سے غافل نہین ہین۔ یورپ کی سیر و سیاحت مین جو انہون نے تضیع اوقات کی اوس پر کوئی نکتہ چین بیعلمائی کے لئے نکال ہی دیا تقریباً دو کروڑ روپیہ حالی ہو سلطان شاہ نے لیا یا منظر کے نذر کر دیا۔ مگر خیر اوہ جو کوئی ہو کہلا کے اتنی تو انکی آنکھین کھلین کہ انہین اپنے ملک کی تجارتی ترقی اور فنون صنعت و حرفت سے رعایا کو فیضیاب کرنے کا خیال پیدا ہو گیا۔ کئی کروڑ روپیہ خرچ کر کے انکو یقین ہوا کہ ہر ملک کی ترقی تجارت اور صنعت و حرفت پر ہے۔ لہذا شاہ موصوف کو بہی یہ خیال ہو گیا کہ اپنی رعایا کو بہی فنون صنعت و حرفت سے واقف کر کے دولتمند بنائین۔ چنانچہ آپ نے بخیال رعایا پروری یہ انتظام کیا ہے کہ ڈیڑھ سو ہوشیار لڑکے جو شریف خاندان اور جنکی علمی لیاقت معقول درجہ کی ہو ہر قسم کی صنعت و حرفت سیکھنے کیلئے یورپین ممالک مین بہیجے جائین۔ اس گروہ کے چند حصے کئے جائینگے۔ اور ایک ایک حصہ ان ممالک مین بہیجا جائیگا۔ لنڈن۔ اسٹاکہالم سینٹ پیٹرزبرگ۔ برلن۔ ویانا۔ پیرس۔ ان کل طالبعلمون کا تمام خرچ سلطنت کیطرف سے دیا جائیگا۔

سنہ ۱۹۰۲ء کے کرتوت

(۱۴) بنگالی منجم نے جو نجوم کی پیشین گوئیون مین بعض اینڈی بینڈی باتین بہی ارشاد کی ہین۔ اونکی نسبت آخر مین خیال ہوا ہو گا کہ کہین گورنمنٹ انڈیا گرفت کر بیٹھے تو پیشین گوئی کا مادہ ناک کے رستے سے بہہ جائے۔ اسلئے لارڈ کرزن کی بہت کچھ تعریف کر دی ہو۔ گو کہ وہ کچھ ایسی بیجا نہین ہے مگر اسکی طرز سے خوشامد ٹپکتی ہے۔ وہ لکہتا ہے کہ لارڈ کرزن بہادر بڑے بڑے الجہے ہوئے معاملات کو طے کرینگے لیکن سرحدی اور حسیل کے دورون مین کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ سرحد پشاور کے نزدیک مین اندیشہ ہی ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ لارڈ صاحب تہوڑے دنون اس ارادہ کے فسخ کر دینے سے انکی نیکنامی مین ذرا بہی فرق نہ آئیگا۔ اسکے بعد لکہتا ہے کہ لارڈ کرزن اس عہدے کے بعد انگلستان مین جا کے روشن ستارہ کی طرح چمکینگے۔ مثل ورس سر مثالے رامن کے ورس کام ایک ہی وقت مین انجام دیا کرینگے۔ (۱۸) امسال خطابون کی اسقدر بہرمار ہوگی کہ لوگ نہال ہو جائینگے جن آدمیون کو سان گمان بہی نہ ہوگا۔ اور نہ ان باتون سے کچھ دلچسپی ہوگی انکو بہی خطاب مل جائینگے (۱۹) نیپال اور حیدرآباد مین اسسال بہت مفتری ماتم پہونچینگے کابل کراچی۔ دہلی مین بہی گڑبڑ ہوگی جسکی وجہ سے [illegible] مین ہلچل پڑ جائیگی (۲۰) روئی اور کپڑے کے تاجرونکو نقصان رہیگا۔ مدراسی تجارت پر کیا منحصر ہے۔ اکثر تجارتی کامون مین ایسے رخنے پڑ جائینگے کہ تاجر سر پکڑ کے رو دینگے (۲۱) انگلستان۔ اٹلی۔ روس اور امریکا کے جنوبی حصون مین بہت سی ناگہانی موتین ہونگی (۲۲) دنیا کے شرقی اور غربی ساحلون پر خون کی ندیان بہینگی۔ (۲۳) ہندوستان کے شمالی اور مغربی حصہ مین ڈاکون کی وارداتین بہت ہونگی (۲۴) اخبارونکے اکثر ایڈیٹر لاگ کے اڈنگے مین پھنسینگے۔ اور بہ خفیہ سازون کو لالم غرض کرینگے جسکی وجہ سے عام بہیجنی پہیل جائیگی۔

جنرل ڈیویٹ کبھی ہاتھہ نہ آئیگا

جنرل ڈیویٹ خدا جانے کس غضب کا چلتا ہے کہ کسیطرح ہاتھہ ہی نہین آتا۔ بیدار مغزی کے معدن اور عقل و خرد کی کان لارڈ کچنر بہادر نے بہت سی تجویزین نئی نئی نکالین اور ہماری بہادر اور بہت سا فوجی لاکھہ لاکھہ اڑنگے لگائے مگر کمبخت ڈیویٹ بلیک ہیس سے نکل گیا۔ اور ایسا نکلا کہ ہماری فوج منہہ دیکہتی رہگئی۔ کئی بار ایسا موقعہ ملا کہ اسکو معہ فوج کے ہماری بہادر فوج نے معقول تعداد کے ساتھہ چارون طرف سے گہیر لیا۔ اور ایسا گہیرا کہ اوسکی ہوا تک بہی نہ نکل سکے مگر خدا جانے اوسنے کسطرح سب کی آنکھون مین خاک جہونک دی کہ کسیکو آہٹ تک نہ معلوم ہوئی اور وہ صاف نکل گیا۔ تماشہ یہ کہ گاڑی گہوڑے سامان رسد۔ سامان جنگ سبکو نکال لے گیا اوسکی اس چالاکی سے انگلستانی مدبر حیران ہو رہے ہین۔ وہ سمجھتے ہین کہ جیسے ہماری فوج کے سپاہی چار ہاتھہ پاؤن کے آدمی ہین ایسے ہی وہ بہی ہے۔ اور اگر انسانیت کا مقابلہ کیا جائے تو ہماری فوج کے سپاہی اعلی درجہ کے ثابت ہونگے۔ کیونکہ مہذب اور شائستہ ہین۔ اور جنرل ڈیویٹ نیم وحشی اور گنوار قوم مین سے ہے۔ پہر کیا وجہ ہے کہ انگریزی فوج اوسکے پکڑنے کو طرح طرح کے جال بچہاتی ہے لیکن وہ پہندہ مین نہین پہنستا پہنسنا تو درکنار اولجہتا بہی نہین۔ جنرل ڈیویٹ کی اس سفاکی اور چالاکی کی نسبت بہت کچھہ تحقیق کی گئی کہ اسکے اصول جنگ دنیا سے نرالے ہین اور بڑے مفید ہین آخر یہ رستے سیکہے کہان سے۔ بہت روز سے اس معاملہ کی چہان بین ہو رہی تہی اب تحقیق ہوا کہ جنرل ڈیویٹ اصل مین قبلہ پیرا ہے جسکا شاگرد نہین مگر ہے ایسا ہوشیار کہ ایک جرمن علمی افسر نے اپنے فوجی تجربہ عبرت کتاب شائع کئے تہے ڈیویٹ نے صرف اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے کچھہ قواعد قوانین دریافت کئے باقی خود تصنیف کئے اسکا دماغ ایسا ہے کہ کبہی [illegible]

معرکہ آرائی

نقل عرضی

بحضور پرنور ظہور عالیجناب مسٹر ملک الموت بہادر

جناب عالی گذارش ہے کہ

ہم لوگ باشندۂ ہندوستان اقوام ہندو مسلمان وغیرہ علی الخصوص ساکنان بمبئی پریسیڈنسی و اضلاع پنجاب و بہار و بنگال معروض خدمت ہین کہ تخمیناً عرصہ ۵ سال سے باشندگان شہرہائے مذکورۂ بالا مین طاعون نازل ہے اور ابتدا اوسکی بمبئی سے ہوئی (جو مرجع مسٹر حضور ہوگا) بعد اوس کے مختلف مقامات مین یہ بیماری پھیلتی گئی ہرچند عادل اور رعایا پرور گورنمنٹ نے جابجا ڈاکٹر مقرر کئے ریلوے مسافرون کی دیکھ بھال کی جانے لگی۔ یہان تک احتیاط کا خیال ہوا کہ جہان اسکا مریض مرے وہ مکان اور اسباب سب جلا دیا جایا کرے۔ اتنے انتظام کے بعد مسٹر طاعون علیہ اللعن (خدا غرق کرے اوسکو) نے اپنے کار منصبی مین کمی کی تھی کہ حضور نے لکھنؤ آگرہ متھرا فرخ آباد وغیرہ وغیرہ مین ہیضہ خان صاحب بہادر کو بھیجدیا فی الواقع خان صاحب موصوف بڑے بڑے کارنمایان کئے اور مدت مدید کی کمی کو پورا کیا۔ اور محرران سرکاری کے واسطے خانہ پری رجسٹر کا کام بہت زیادہ چھوڑ دیا علی الخصوص شہر لکھنؤ مین خان صاحب موصوف نے اعلی ڈگری حاصل کی پس ہم لوگ عموماً اور رعایائے گورنمنٹ متوطن لکھنؤ خصوصاً معروض خدمت ہین کہ حضور ان مرسلہ ارواح کو واپس لین۔ اور اگر ناگوار خاطر اقدس نہ ہو تو اسکو سبب آزردگی سے مطلع فرمایا جائے اگر ظاہر سبب نلکے پانی کی خرابی ہو تو یہ قابل اطمینان نہین ہے کیونکہ لکھنؤ کا پانی برابر ہفتہ وار انجمن کے واسطے جاتا ہے ممکن ہے کہ گورنمنٹ نے ہر محلہ مین استحکام کیا ہو۔ اور اگر یہ ارشاد ہو کہ ہوتی ناقص کی اخراجات مدرسے کے انسپکٹر ہو جاتے ہین تو یہ قابل تسلیم نہین۔ پس امید ہے کہ سرکار سے اس عرضی کا کافی جواب قابل اطمینان عنایت ہو۔ واجب تھا عرض کیا۔

مورخہ ۲۵ ماہ سیزدہم سنہ جلوس پنجم طاعونی

عرضی وکیل رعایائے گورنمنٹ انگلشیہ

جواب

از پیشگاہ حضور ملک الموت بہادر

اے اہل ہند و باشندگان شہر بمبئی و کراچی و پونا و کلکتہ و پنجاب وغیرہ وغیرہ تمکو جواب عرضی مورخہ ۲۵ ماہ سیزدہم سنہ جلوس پنجم طاعونی اطلاع دیجاتی ہے کہ عرضی تمہاری بنظر انصاف سے گذری۔ محکمہ عالیہ سے جو اسباب برائے قبض ارواح بھیجے جاتے ہین اون کے نام تمہاری اصطلاح مین مختلف ہین جیسے ایک سبب کو طاعون اور دوسرے کو ہیضہ کہتے ہو۔ پس طاعون ۵ سال سے تمکو عطا ہوا ہے۔ تمہاری چال چلن کے پاداش مین کیونکہ تم گورنمنٹ حقیقی سے سرتابی کرتے ہو اور اکثر احکام پر پورا پورا عمل ہی نہین کرتے بلکہ اوس کے اوپر دلائل قاطعہ پیش کرتے ہو۔ یہ نہین جانتے کہ اس کا انجام خراب ہے۔ یہ امور اس وقت تمہاری سمجھ مین نہین سکتے اور نہ تمکو اپنے کامون سے فرصت ہے۔ ہماری ناخوشی جب زیادہ ہو جاتی ہے جبکہ ہمکو بدنام کیا جاتا ہے۔ اور سبب قبض روح کے بتلانے مین غلطی ہو جاتی ہے جیسا کہ فرض کرو کہ ایک شخص بخار مین مبتلا ہے اوسکا سبب انتقال روح طاعون بتلا دیا اسیطرح تمہاری گورنمنٹ کے زیادہ انتظام پر ہمکو رنجش ہوگئی یہانتک کہ ہمنے ہندوستان کے مختلف حصہ پر تسلط کرادیا۔ تم لوگون مین بسبب کثرت ازدواج سلسلۂ توالد و تناسل زیادہ ہونے لگا تھا۔ اس امر سے تم لوگ خیال کر سکتے ہو کہ باوجود اسقدر اموات کے بھی نرخ غلہ ارزان نہین ہے خیال کرو کہ اگر اتنے کھانے والے کم نہ ہو جاتے تو مستحقین قحط الصدد کو کتنی تکلیف گوارا کرنی پڑتی۔ لہذا اسکے واسطے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ وہ لوگ جنکی ایک سے زیادہ گھر والیاں ہون انکو طلاق دیدین اور جنکے پاس ایک ہی بی گھر بسی نہ ہون تو خواہش نہ کرین۔ نیز جو وہ اسے اپنی ان حرکات پر نظر رکھین جو باعث توالد و تناسل ہو۔ ممکن ہے کہ تم لوگ ہمارے اس پرائیوٹ حکم کی تعمیل کرو

لکھنؤ مین باعث انتقال روح کو تم لوگ اپنی عرضی مین ہیضہ بتلاتے ہو اسکے اسباب مختلف ہین لیکن چند قابل توجہ گورنمنٹ و میونسپل بورڈ بھی ہین مثلاً بازار مین علی العموم جو گھی فروخت ہوتا ہے وہ بالکل مصنوعی ہوتا ہے اور گرم کرنے پر ایک قسم کی بو پیدا ہوتی ہے اس گھی مین گلو کا تیل اور چربی وغیرہ ملایا جاتا ہے اور بعض بوجہ کہنگی بدرنگ اور بدذائقہ ہو جاتا ہے جو صحت مین مضرت رسان ہے۔ دوم یہ کہ بجز قصاب جو گوشت فروخت کرتے ہین وہ لاغر اور بیمار جانورون کا ہوتا ہے جس کے کھانے سے مرض پیدا ہونا تعجب ہو ہیلتھ آفیسر لکھنؤ میونسپل کے واسطے مقرر ہے۔ کیون وہ کافی خیال نہین کرتے اس نقص کو دور کرنا۔ اکثر دکاندار قصاب کی دکان پر نیلے نیلے رنگ کا گوشت فروخت ہوا کرتا ہے۔ سوم یہ کہ زیادتی ہر چیز کی بری ہوتی ہے۔ خصوصاً لکھنؤ مین تو کربچیم کلوخ استنجا سر.... جست ہی آیہ ؛ والا عصاب ہے۔ کوڑیون ڈاکٹر ہین سیکڑون حکیم ہین۔ چونکہ یہ حضرات ضرورت سے زیادہ ہین جیسے ہندؤن مین آریہ سماج یا حرف علت۔ لکھنؤ کے حکیمون کیحالت تو قابل رحم ہے کہ اکثر بیچارے عربی کے نام قرآن شریف بھی نہین پڑھے اور حکیم صاحب ہوگئے۔ اور اکثر اردو ہی پر قناعت کئے ہوئے ہین۔ اب کثرت اموات سے حواس درست نہین ہین۔ مہلک کا موقع ہے۔ دماغ کون خراب کرے۔ بس پیٹ کچھ بنایا اور چٹکی سے فیس لیکے چلتا دھندا کیا۔ گھر تک نہین پہنچے تھے کہ ایک اور صاحب بلانے آگئے۔ اب فرمائیے

لکھنؤ سے مطلب یا ہیضہ کے علاج سے اسی
طرح ڈاکٹروں کی کثرت ہو بہت سے ڈاکٹر مدد دینے
کیواسطے تیار ہو گئے ہیں انگریزی میں بیان
تک پہونچ ہے کہ ہوٹل کا بیبل نہیں پڑا جاتا مگر
علاج کو موجود لکھنؤ کے اکثر محلوں میں اسلیے
ڈاکٹر موجود ہیں ہمارے محلہ کے قریب ہی گنج
میں ایسے ڈاکٹر موجود ہیں۔

لکھنؤ کے نل کا پانی ہر ہفتہ اکزامن کے
واسطے جاتا ہے ہم نے وہ امور جو قابل غور تھے تم کو
اون سے آگاہ کر دیا چونکہ اسوقت ہم کو فرصت
نہیں ہے لہذا پھر کسیوقت ہمارے حضور میں عرضی
پیش کرنا فقط

دستخط

پرائیوٹ سکرٹری سلی پچ طاعون خاں

بتلاش ماہ روئے ز وطن شدم و آخر
چو نیافتم جو خود دلم از قرار رفتہ

چار دن کا موسم عید کا مہینہ ذی الحجہ جمعرات کو ٹھیک اوسوقت جبکہ مہر عالم تاب کسی ماہ رو کی تلاش میں سرگردان حیران و پریشان دن بھر مارا مارا پھر کے رات بھر آرام کرنیکے لئے شام کی سیاہ چادر اوڑھنے کا قصد رکھتا تھا اینجانب علیہ العشق ہاں مجنوں کسی کی زیارت جمال جہان آرا کے لئے وطن مالوف سے چل کھڑے ہوئے۔ اور ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شب کو جبکہ چاند نے کھیت کئے ہوئے تھی بزم فلک کو حسینان عالم بالا زیب و زینت دئیے ہوئے تھے اور ماہتاب ایک نہایت متانت اور خود داری کے ساتھ رقاصان فلک کا رقص دیکھ رہا تھا لکھنؤ سٹی اسٹیشن پر پہونچے انٹر کلاس کے ٹکٹ لئے ہی تھے ہم نے اسٹیشن کو بھی چھوڑا

اسباب فرودگاہ پر روانہ کر کے سیدھے درگاہ پہونچے۔ دوکانوں کی کثرت اور میووں کا ہجوم اور میلے کا سمان دیکھنے نہ پہونچے تھے نہ اسے ہم نے پسند کیا۔ جو اسکا کچھ حال لکھیں۔ درگاہ پہونچ کے زیارت کی دعائیں مانگیں۔ اور واپس ہوئے یہاں سے چل کے سیدھے تھیٹر پہونچے۔ گو ہمیں کچھ تھیٹر کا چندان اشتیاق نہ تھا کیونکہ الفرڈ الفنسٹن اور کرزن تھیٹر وغیرہ بڑے بڑے مشہور اور عمدہ تھیٹر دیکھے ہیں جو بلی تھیٹریکل کمپنی دہلی کو کیا پسند کرتے مگر اس خیال سے کہ آخر تو خیال یار میں شب بیداری کی عادت ہو ہی گئی ہے رات بھر جاگنا تو ہی ہے لاؤ یہیں بیٹھے رہیں اس خیال کے ساتھ ہی ہم نے اپنے تئیں تھیٹر کے بیچوں بیچ کے درمیان کے اندر کے بھیڑ گھسیڑ دیا۔ گو بعض محافظان و دربان نے اس کو روکنا چاہا مگر فورا ہم نے ایک روپیہ کے ٹکٹ رسید کر دی جس سے پھر اونہیں کچھ کہنے کی جرات نہوئی۔ پنڈال میں جو جا کے دیکھا تو مجمع بہت کم تھا۔ خیر ہم بھی کرسی نشین ہوئے۔ رومیو جولیٹ کا تماشا یا شکسپیر کا مشہور ڈراما دکھانا شروع کیا۔ آخر سین کچھ اس غضب کا اثر نما تھا خصوصا وہ شب جبکہ فرزند (ہیروز آف ڈراما) اپنی معشوقہ کی لاش کو قبر سے نکال کے اور اوسکا خوبصورت چہرہ کفن سے کھول کے اپنی گود میں بٹھا اور اسوقت کی غزل کو مغموم و حزین آواز سے گانا شروع کیا کہ

بعد مردن بھی بہار رخ روشن ہے وہی
خاک میں مل گئے پر دیکھ لو جوبن ہے وہی

یہ ایسا درد انگیز اور رقت خیز سمان تھا کہ سب نے اپنی اپنی ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں پر بے اختیار ہو کر سے رومال رکھ لئے سب جیبن اور سب چاب ہو گئے گویا مصیبت زدگان ہجر کے تڑ رہا ن ان

پر جو کچھ گذر گئی وہ ناگفتہ بہ ہے۔ جنہیں اپنی
بھی تھی جنہوں نے اپنے بے آرام دل بے چین دل
اور آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل کو تھام لیا
آسی بن میں غمناک تھے ہوئے اوسی طرح میں ایک
غزل دماغ شریف سے اوتاری جس کے مطلع
مقطع کے دو شعر اس مقام پر نذر ناظرین کئے جاتے ہیں

وھوھذا

اب تلک دل میں خیال بت پرفن ہے وہی
اپنی آنکھوں میں سمایا ہوا جوبن ہے وہی
کہدو گم گشتہ الفت کا پتہ جو پوچھے
اوس کا کوچہ جو ہے ناشاد کا مسکن ہے وہی

دو بجے کے بعد تھیٹر سے فرصت ملی بقیہ شب کچھ عجب کرب و اضطراب کے عالم میں بسر ہوئی۔ ایک تو اپنا ہی غم ہجر کیا کم تھا اوسپر طرہ لیہ وزی کی مصیبت اوس کی بیچینی اور بیقراری۔ ہجر دلبر میں زار زار رونا اور ایک عجب درد انگیز آواز سے اپنے غم کا اظہار اس غزل کے ذریعہ سے کرنا کہ

بعد مردن بھی بہار رخ روشن ہے وہی

یہ کچھ ایسا سمان نہ تھا جو اسقدر جلد جلد دل سے مٹ جاتا۔ خدا ایسا سوز سمان ایسا پر اثر سین دل ایسا پر تاثیر نظارہ کسی دشمن کو بھی نہ دکھائے اسی کے ساتھ ہی کسی حسین اور دل لینے صورت بھی کسی دشمن کی آنکھوں کے سامنے نہ ۔ ہائے یہ حسین ہوتے ہیں اور یہ اون کی سنا مژگان اور تیر ہائے نظر خدا معلوم کیا کچھ ہیں اور پھر لوگ ان دشمنان دوست نما کو قرار دیکے اسطرح شاعری کے پردہ میں کرتے ہیں کہ

آنچہ بہ فیضی نظر دوست کرد
مشکل اگر دشمن جانی کند

صبح ہوئی تو دوگون کے معشوقہ کا عرضی بھیجی

تو بزم نشینان عالم بالا اپنے اپنی مسندون سے اور بیٹھنے لگے اور پھر

لبس ہو چکی نماز مصلا اوٹھائیے

کی صدا نے ہمین بھی سجادہ طاعت سے اوٹھنے پر مجبور کیا - اور ہوا مصداق

علے الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بکوئے یار روند

جس طرح بلبل اپنے آشیانہ سے نکل کے گلگشت چمن مین مصروف ہوتے ہین - صرصر صبادم اور صبا رفتار کسی کی تلاش مین ادہر سے اودہر مارے مارے پھرنا شروع کرتی ہے آفتاب سے کے ساتھ ہی ہم بھی نکلے اور تلاش مین مصروف ہو گئے لیکن تمام کو مجبور ان وحسرت نصیبان ازل اور اکان والفت کو جنہین ایک تو آفتاب عالم تاب تہا جس کی گرمی عشق سے جارون مین بھی ایکعالم گرم ہو رہا تہا اور دوسرا وہ شب بیدار عشق جسنے ماہتاب کے ساتھہ ہی تمام رات جاگ کے بسر کی تہی بلکہ ماہتاب تو زیادہ رات گذرنے کے بعد سو بھی رہا تہا مگر اوس کی پلک سے پلک نہ لگی تہی - اور جو اپنے دلدار کی سرد مہریون سے اپنے برفستان کی سعیتون کو بھی ہیچ سمجھتا تہا پہلک سکے بیٹھے رہنا پڑا - جو شش جنون اگر ہمت گیری نہ کرتا تو ہماے یار خدا جانے کن بیابانون اور کلزارون مین لیجاتی وہ تو خدا جنون سے جو ویرانہ کیطرف لے بہاگا اور جو نکہ سے زیادہ کوئی سنسان ویرانہ ہو
... ماد لیجا ... ہو ... ہین ... ہے -

باستے وہ زیادہ جو تہا اور ہرنت اولو ہلکا آتا
... ب وہ پیا سبر کرو دہر کی دنیا اگر اودہ ہو
... ناسف و عشاق پوری

سنہ ۱۹۰۱ء کی رخصت

سبحان اللہ آج چرخ اخضر ہا ین پیرانہ سالی کیسا نوجوان پر پڑا ودوہا بنا ہے - اور زمین پر باپن بے حسی اور خاکساری کے گہونگہٹ مین صاف نئی دولہن کا جلوا ہے - نسیم سحری پری بنکر کس ناز معشوقانہ سے اٹہلا اٹہلا کر چلتی ہے - عروس نکہت محافہ گل سے عجیب شرمیلی اداؤن کے ساتھ نکلتی ہے - صانع ازل کا ہات ہات مین ایجاد ہے - رفت بہین معشوق پر پڑا ہو ہے - ہر ایکلا اپنے رنگ مین ڈوبا ہے - تمام علم عالم تصویر بنا ہے - ہر طرف جلسہ ہے - ناچ ہے رنگ ہے ہر شخص کی طبیعت مین چلبلاہٹ مزاج مین شوخی دل مین امنگ ہے - مرغان سحرا اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھے بیٹھے ہی مجمع جوش وخروش سے کچھ بڑبڑ کر نواسنجیان کر رہے ہین - رات کی شبنم مین نہایا ہوا سبزہ لہلہا رہا ہے پہول کہلے ہوے ہین عناد شاخ گل پہ بیٹھے بیٹھے ہی چہچہا رہے ہین کیون نہ ہو سنہ ۱۹۰۱ء سے ظالم وستمگار کی رخصت سنہ ۱۹۰۲ء کی آمد آمد اسکی مسرت جس قدر بیان کیجائے کم ہے واللہ قابل یادرکھنے کے یہ عالم ہے - جس کی شان کو دیکھکر بت بہی کلمہ توحید زبان پر لائے ہین پریون نے اس کے ہوشربا انداز دیکھنے کو پر نکالے ہین - حوران بہشتی نے اس عالم ناز کی تمنا مین بیچین ہو کر غرفون سے سر نکالے ہین -

حسینون کے گلے کے ہار پریزادون کے عارض کے تل پیارے پیج ہاد جس وقت ارمان بہرے دل مین سنہ ۱۹۰۱ء کی رخصت کا خیال آیا اور سنہ ۱۹۰۲ء کی آمد آمد نے کسی مست ناز کیطرح چٹکیاں لیکر انجانب کو گدگدایا - پہر کیا پوچہنا تہا - ہجر کے صدمے - وصل کی لذت - ناکامیون کی خواہش - فتحیابی کی مسرت - مرنے کا غم - پیدا ہونے کی خوشی - جنگ وجدل کی بہیانک تصویرین غرضکہ سال بہر کی سرگذشت کسی ظالم بے مہر کے تصور کی طرح آنکہون کے نیچے پہرنے لگی مگر یادون کی جدت پسند طبیعت تو نئے جوبن کی طرح پرانے طریق کب پسند کرنے لگی تہی - زلف یار کی طرح پیچ و تاب کہا کر بولی - کہ یہ ابہی اخبار کی پارینہ رسم ہے - کہ سال بہر کے گذرے ہوئے واقعات کو لکہین - اور رہا کے مسافرون کی طرح رونا روئین - ہم تو بوئے گل کی طرح آزاد - نہ ہجر سے ملول نہ وصل سے شاد - بہلا ان سال بہر کے گذشتہ واقعات لکہنے سے ہمین کیا - جو ہونا تہا وہ ہو چکا - مرنیوالون کی برسی - پیدا ہونیوالون کی سالگرہ ہوئی - ذلت نصیبون کی بگڑی - خوش قسمتون کی بنی - کوئی لاکہون ارمان کے ساتہہ دولت وحکومت چہوڑ کر خاک مین ملا - کسی قسمت کے زبردست نصیب کے دہنی نے اپنے کیا غیر کے ملک ومال پر قبضہ کیا غرض دنیا کے الٹ پہیر ہمیشہ ہو نہین ہونے چلے آئے ہین اور ہوتے چلے جائینگے - جیتے رہے تو دیکہین گے کہ اس سال بہی عجیب وغریب معاملے پیش آئین گے - منکل الوجوہ پیشین گوئی کرنا تو مشکل ہے اور نعوذ باللہ - اللہ میان کی ہمسری کرنا ہے - ہان سال نو کی مختصر سی تقویم جو اس کے زائچہ سے معلوم ہوئی ہے ہدیہ کیے دیتے ہین رنڈیون کی مانگ کا عین اس سال زیادہ مرین گی تو حسین مغنینے آشنا کرین گی - شراب خوری زیادہ

دہوم مچا دینگی۔ رئیسون کو خوشامد پسندی کا مرض بڑہیگا۔ میونسپل کمشنر بمبئی کی صفائی کے لیے خاکروبون کے بجائے جاپان ہو جاینگے نو دولت عیاش ایک کی جگہ تین تین خرچ کرینگے۔ بجلیون کا دیئے لیئے دیکہکر دم نکلیگا۔ بدمعاش کہاتے پیتے شریفون پر بیجا ظلم کرینگے۔ وکلا اور بیرسٹر ننگے سر ہو جاوینگے۔ مڈل پاس شدہ قابلون کی جگہ ریلوے اسٹیشنون پر کام کرینگے ڈاکٹر اور حکیم مال کیا جان لیکر بہی بیچھا نہ چہوڑینگے۔ غلہ فروشون کا کچہ نہ نکلیگا پنچ بہادر دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کریگا حاسد کم اپنے حسد ہی مین جلیگا لمکہ۔ آباد رعایا شاد ہوگی اچہا رخصت ہوتے وقت آقا لوگون کو بہٹ بٹہا کر ایک ساقی نامہ بہی سن لیجیے۔

نہ لطف ہو نہ وفا آتش شباب | نئی سال مین ہے وہ ارغوانی شراب
پلا ساقیا اب بلطف خوشی | کہ ہو آذن ہجر ہے میکشی
نہین خالی اب غیر حال ہی | پیالہ نہ ہو تو پیالا سہی
گیا سال پھر ہو کے ساقی آب | بجا جام ہے سبز کے پیان
دو گلفام کی پر پیلا جام | پلا دے ذرا اک بڑا ہی جام
اگرچہ مجہ سے ہی احتراز | نیا سال بہی دیکہو ہو جواز
دکہاوے سال گذشتہ رنج | پڑیگا غم کی رنج کا گنج
ہی لو دو دیکہ آب نبیذ | شکل ہی گل " جدید لا نبیذ
وہ دم کہ ہو جس کا حاصل مزا | خیالات بہی ہیچ مین مرقد دو
خیال رسا ہو پہنچا عرش پر
وہان سے بہی کچہ لا وی تازہ خبر

تا تک۔ چند اہلواپہ کابل کالارک اوکلیشی

بزم عالم - بزم ماتم

جناب اڈیٹر صاحب پنچ بہادر تسلیم۔ گذارش یہ ہے کہ پنچ بہادر مطبوعہ ۲۰ جنوری مین " بزم عالم " پر جو مضمون شایع ہوا ہے اور جا بجا اس شعر کو دہرایا ہے کہ

نہین معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز کسکی ہی
ہزارون اٹہ گئے رونق وہی باقی ہی محفل کی

" اس رونق باقی ہی " پر مجہے بہی کسی صاحب کا ایک مضمون یاد آ گیا جو ملاحظہ شریف کے لیے ارسال ہے۔ وہو ہذا

صبح ہوئی۔ شام ہوئی۔ دن ہوا۔ رات ہوئی سلسلہ تک جاری کے دن بیتے۔ آج گرمیون کی رت۔ ابہی بہار ہے اور تہوڑی دیر مین شن لیجیے گا کہ خزان کا موسم آ پہونچا۔ یہ قدرت کے کہیل نہین جو نہین معلوم کب سے چلے آتے ہین اور کب تک ہوتے رہینگے لیکن جس طرح صحیح طور پر کبہی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ سدا سہاگن دلہن عدم کا گہونگٹ اٹہا کر وجود کی جلوہ گاہ مین کب سے آئی۔ اسی طرح اطمینان اور یقین سے اسکے قایل اس امر کے بہی کوئی خبر دے نہین سکتا کہ دنیا کا یہ طلسم کب ٹوٹیگا اور کب اس بوڑہی مہ جبین کی قیامت خیز چال سے قیامت برپا ہوگی مگر یہان کل مذہب اسے بجز بعض کے سب قایل ہین کہ ایک دن پانی کا بلبلا ٹوٹیگا زمین پہٹے گی آسمان چکنا چور ہو کر گریگا اور پہر کچہ نہ ہوگا نہ یہ زمین ہی ہوگی نہ اس کے زیب و زینت دینے والے آدمی نہ آسمان ہی ہوگا اور نہ اسکی آرایش کے سامان۔ یہ تارے جو لوگون کو کسی کی افشان جبین پیشانی کا دہوکا دیتے ہین یا موتیون کی طرح آسمان کی نیلی نیلی چادر پر بکہرے نظر آتے ہین کہین دیکہنے مین بہی نہ آینگے الغرض دنیا کا سارا نظم و نسق بگڑ جائیگا اور وہی ایک ذات باری رہجائیگی۔ جو اس طلسم کی بنانیوالی ہی عز اسمہ و جل شانہٗ

رقیہ

حاجی محمد یوسف تنگیکر از بمبئی۔

مزا آتا ہے

پیارے اڈیٹر۔ میری سمجہ مین بات یہ ہے جس کو سنکر فرشتے بہی منہ چوم لین۔ خوشی در در پہر لگین۔ زبان والون کو ایسا مزا آئے کہ چٹخارے بہرنے لگین ہونٹہ چاٹتے رہ جاین۔

والسیرہ زو کہا ہیکا بدمزہ مضمون ہے
وہ مضمون ہی کیا جسمین زبان کا چٹخارا نہ ہو شیرین کلامی کے ساتہ ظرافت کی چاشنی یا سلونا پن نہ ہو۔ مگر صفت جو ناموزون طبیعت اور محبت سے دل و دماغ والے۔ لطف زبان۔ حلاوت کلام سے بےخبر ہین وہ کسی چٹ پٹے مضمون کی کیا داد دے سکتے ہین۔ البتہ جو شخص کسی کی لذت سے آشنا ہے اوسکو ہماری گرما گرم باتون مین مزا آتا ہے ؎

پہر جوہر آدمی کہ جوہری درکار ہے
سامنے ناقدر کے گوہر در شہوار ہے

مزا آتا ہی۔ اللہ میان کو بگاڑنے بنانے اور عزت و دولت دینے مین ؎

امیر۔ مانع قدرت کا کہیل ہی دنیا
بنا بنا کے مٹائی ہین صورتین کیا کیا

مزا آتا ہی صوفیون کو حال قال کی صحبت مین ؎

مقام یار کجا و کجا حرم اے شیخ
کسان ہین آپ خبر لیجئے جناب اپنی

مزا آتا ہے اہل یورپ کو قومی ہمدردی و بہبودی
اور ملکی ترقی میں ~

حوصلہ سمجھے ہیں ہم لوگ وفاداری کا
دل تو کیا جان ہی جاتی تو نہ شکوا کرتو

مزا آتا ہے مصلح قوم کو صنعت۔ اور تعلیم
کی ترقی میں ~

ہر وقت نئی دہن ہے یہی ہمین تازہ تصور
جاؤ گے کہان بچکے خیالونسی ہمارے

مزا آتا ہے۔ عقلمند کو اپنی کامیابی میں ~

اور پہر آئی ہے کہ بھولا کہین ایک اچھا ہے
مجھکو ہے ناز کہ میری ہی طبیعت کیا ہے

مزا آتا ہے آجکل کے شریفوں کو بری کامون میں ~

پہلا ہے اشکارا ہم کو کسی سا قبا چوری
خدا کی جب نہیں چوری تو پہر بندہ کی کیا چوری

مزا آتا ہے ایک کو دوسرے کے بیوقوف
بنانے میں ~

اتنے الزام دیے مجھکو مرے یارون نے
میں ہی کہتا ہون کہ میں ہون نہ گنہگار ہین

مزا آتا ہے۔ نیو فیشن پر مٹے ہوئے جوانون
حسینونکو کار روپ بہرتے ہین ~

شب تارہ ہو جائے گا روز روشن
زمانہ کو بدہو نہ صورت بدل کر

مزا آتا ہے۔ رندون کو ابر باران میں ~

اکثر ایسی وقت کم آتے ہین ارباب خلیل
میکشی کا شغل وقت ابر باران چاہیے

مزا آتا ہے۔ چھوٹے دوستون کو زمین و
زمان کے قلابے ملانے میں ~

وہ کرتے ہین باتین عجب چکنی چپڑی
بمطلب کہ چوٹ ہو کوئی پھسل کر

مزا آتا ہے۔ ہندوستانیونکو باہمی نفاق میں۔
ساقی نہ دراموت سے تری جانباز ہون باہم لڑائی شیشہ ساغر کو توڑ دون

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

اہل یقین حضرات۔ کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرنے میں آیا ہے جو کہ کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے۔ اس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نفرمائینگے وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند مہندی کے بالون میں لگا دیجیے۔ پانچ منٹ میں بالکل قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجیے۔ طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پہر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہین رہتی بال نرم اور چمکدار رہتے ہین۔ اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فایدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہو گے۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین لیکن بوجہ عدم گنجایش چند صاحبون کے نام نامی ذیل میں درج کرتے ہین آپ اپنے اطمینان کے لیے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین۔

(١) آغا حسن علی صاحب۔ بالیگنج۔ کلکتہ۔
(٢) احمد شاہ صاحب۔ " "
(٣) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی۔
(٤) محمد حسین صاحب کورٹ ناشر رسالہ حبیب آباد۔
(٥) حکیم امام علی صاحب۔ کڑیا بازار کلکتہ۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی گولی محلہ پوسٹ آفس بنڈی بمبئی۔

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ پر بھی مل سکتا ہے منشی محمد عبد الرحمن آزاد توسیع ہیرا خانہ بمبئی۔ بھنڈی بازار

اسلامی دنیا

جلالت مآب نے محصول جایداد میں ٢٨ فروری تک ادا کر دینے والون کے لیے ٥ فیصدی کی رعایت کی ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ درخواستین اس مضمون کی گذرین کہ ساکنین کے املاک کی مالیت زیادہ تشخیص کی گئی ہے وہ سرسری طور پر داخل دفتر نہ کر دی جائین بلکہ ان کی تحقیقات کیجایا کرے۔

قافلہ حجاج ٢٣- دسمبر کو قسطنطنیہ سے براہ بیروت و دمشق حجاز کی طرف روانہ ہوا۔

قسطنطنیہ کے انگریزی زنانہ مدرسہ کا سالانہ جلسہ ٢٣ دسمبر کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

افسوس حاجی علی بیگ جو دولت ایران کی طرف سے صیدا میں کونسل تھے چند روز بیمار رہکر فوت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فنون حربیہ کے اعلی امتحان میں جو افسر افواج عثمانیہ سے شامل ہوئے تھے ان میں سے ٥٥ کامیاب ہوئے ہین جن افسرون نے اول رہکر انعام اور تمغے حاصل کیے ہین منجملہ تین تو بیروت کے ہین۔ ایک دمشق کا۔ ایک لاذقیہ کا۔ ایک نابلس کا۔ اور ایک بیت المقدس کا ہے۔

موصل اور کرکوک کے مشہور ڈاکو محمد لب اور اسکے ہمراہی جنھون نے کئی آدمیون کو قتل و غارت کیا تھا عثمانی پولس کی سعی سے گرفتار ہو گئے ہین۔

دیوان عمومیہ کی کمیٹی نے دو سو پونڈ چندہ حجاز ریلوے میں دیا ہے۔

سلطان مراکو کی نسبت ٹائمز کا مراکشی نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہ نہایت قابل نیک دل اور اپنے ملک کی بہتری کا دل سے خواہان ہے خلد اللہ ملکہ۔

سلطنت عثمانیہ میں ہر سال ٢٠ ملین رشیم کے کوئے تیار ہوتے ہین۔

جاسوسونکی رپورٹین

پنجاب مین پٹواریون کے امتحان کے واسطے بجاے مڈل کے انٹرنس کے امتحان کی قید قایم کیگئی۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی ایل۔ مین کل ۲۲۲ پاس ہوئے ڈویژن اول مین صرف ۴ تھے۔

ہند مین خیراتی کا مونپرا ۱۰۱۶۵۱ قحطزدہ ہین جنمین مفت خوراک پانیوالے ۵۰۹۶۳۳ ہین

جیلخانہ لاہور سے ایک بہاری قیدی مسمی پیرانند غضب کی چالاکی سے بھاگ نکلا۔

حضور وایسراے ۲۶ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہونگے آخر اپریل شملہ مین پہونچین گے۔

سرحدی صوبہ کے دروازہ حضور وایسراے مالکند پشاور لنڈی کوتل کا معاینہ کرین گے۔

لاہور مین ایک جدید ہفتہ وار اخبار پولیس اینڈ وکیشنام شایع ہوا ہے منشی دولت

قاضی محبوب عالم رئیس و ممبر کمیٹی جالندہر پر الزام زیر دفعہ ۱۹۲ دایر تہا عدالت سے بری ہوگئے۔

کلکتہ مین نواب سید امیر حسین صاحب کے لیے خاص پنشن چھہ ہزار سالکی منظور ہوگئی ہے مبارک

بنارس مین ایک جدید مدرسہ قایم ہوا ہے انگریزی بنگالی کی تعلیم دیجاویگی۔

جمون مین خواہش ہے اسٹیٹ ہائی سکول کو کالج کے درجہ پر ترقی دیجاوے۔

دربار دہلی کی رونق پورے دو ہفتہ تک رہیگی اور نمایش کی تجویز بحضور گورنمنٹ پیش ہوگئی۔

شملہ مین ابکے سرما بہر کوئی برفباری نہین ہوئی موسم گرما مین قلت آب کا احتمال غالب ہے۔

مسٹر کینیڈی انسپکٹر جنرل پولیس کے واقع اعلیٰ چھین لیگئے جو پولیس آئے ہمدردی کا کر کے پہرے اور ملازی لے گئے تبہ ندارد

وزیریون کی سرکوبی کا کام خاطر خواہ ترقی پر ہے محاصرہ نے ناک مین دم کر دیا ہے۔

پورنیہ مین ایک بچہ پیدا ہوا چند منٹ زندہ رہا ۴ ٹانگین ۴ ہاتھ ۴ کان لیکن سر ایک ہی تہا۔

دہلی کے دربار عالیشان مین ۳۰ ہزار فوجین جمع ہون گی ۳۰۰ خاص وزیران ۔ رونق عالیشان

کوئٹہ سے بمبئی تک ایک براہ راست سلسلہ ریلوے تیار کرین گے ۳ کروڑ ۱۰ لاکہہ خرچ ہوگا فاصلہ ۳۴۴ میل۔

بریلی کے ملیٹیڈ محسن علی کو خلاف پیشہ جرم مین ۲ ماہ قید کی سزا ہوئی ہائی کورٹ نے فہرست وکلا سے نام کاٹ دیا۔

جبل پور مین توپ سازی کے وسطی کارخانہ کے لیے ۵ لاکہہ ۱۵ ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

پٹنہ کے متوفی راو راجہ کے قاتل مسمی سبہنور کی گرفتاری کا انعام بجاے ایک کے دو ہزار مشتہر ہوا۔

آگرہ مین کسی اہل معاملہ نے رشوت ستانی کا دعوی بخلاف سب جج بہادر باجلاس جج صاحب بہادر داخل کیا ہے۔

ضلع گجرات کے موضع جہمین کے باشندون پر بدوضعی کے ایک سال کے لیے تعزیری پولس قایم کیگئی

پچھلے ہفتے پنجاب مین وباے طاعون سے ۳۴۲ کیس ۲۱۶۵ فوتیان تہین بخلاف ۸۱۷ و ۳۸۷ ۲۶۔

پچھلے ہفتے ہند مین ۶۵ ہزار قحطزدہ بڑھ گئے خیراتی کا مونپر کل تعداد ۱۰ لاکہہ ۸ ہزار ہے۔

ضلع لدہیانہ مین بہی بخوف وباے طاعون کے تمام مقامی میلے و مجمعے حکماً بند کر دیے گئے ہین۔

پٹنہ کے متصل موضع بہولا کی مین بہی طاعون چھوٹا ریاست کالسیکے موضع پالی مین بہی نمودار ہوا۔

ہندوستان مین دیسی فوجون کو جدید اسلحہ سے مسلح کرنے پر نئے سال مین ۴۳ لاکہہ روپیہ خرچ کرین گے۔

کورگ مین ایک پلٹن دیسی فوج کی نئی بہرتی کرین گے اس کا صدر مقام مرکارہ مین ہوگا۔

صاحب امیر کابل مرحوم کی ایک اور سوانح عمری شایع کرین گے۔ پہلی معتبر نہین سمجھی گئی۔ اس کا کام ڈاکٹر عبدالغنی خان بیرسٹر کو سپرد ہوا جو دربار کابل مین فی الحال میر منشی ہے بجاے سلطان احمد خان۔

حضور لارڈ کرزن عنقریب مہاراجہ صاحب بڑودہ کے ساتہہ ملاقات کرین گے۔

پرنس رنجیت سنگہ جی ولایت سے پہونچکر وہان ایک کرکٹ میچ کرکے ہند مین آتے ہین۔

مسٹر مول چند ملیٹیڈر کو جودہ پور بیکانیر ریلوے پر چوٹ آئی ۰۰ ۴۰ ہرجانہ معرفت ملیٹیڈر کے چاہا ہے

سرکوبی وزیریان کی فوجی باربرداری کے لیے نو آبادی چناب سے ایکہزار اونٹ لیکر بہیجے گئے۔

انبالہ مین طاعون کا خوف طاری ہے۔ بری افواہون نے ادہر گہبراہٹ مچا دی

ملکہ قیصرہ مرحومہ کی یادگار کے متعلق الہ آباد مین جمعہ آیندہ کو خاص کمیٹی کیجاویگی۔

ممالک سمال مغرب مین دس اضلاع مین یادگارین قایم کرین گے کہ چندہ معقول جمع کیا گیا ہے۔

مسٹر کاٹن صاحب چیف کمشنر آسام نے کیم مئی لغایت ۵ ماہ کی رخصت لی اسکے بعد ریٹایر ہونگے۔

خبر ہے مسٹر کاٹن صاحب کے بعد مسٹر فولر صاحب آسام کے چیف کمشنر (لاٹ صاحب) مقرر ہونگے۔

مسٹر ہیوٹ صاحب ہندوستان کے ہوم سکریٹری مین آیندہ لاٹ صاحب برما مقرر کیے جاوین گے۔

عالیجناب کنور ہرنام سنگہ صاحب نے لیبی عیسائیون کی ترقی تعلیم کے لیے پچاس ہزار روپیہ عطا فرمایا۔

لاہور مین مستورات کے لیے بھی ٹیکا طاعون لگانیکا انتظام معقول کیا گیا ہی۔

کلکتہ کے اجلاس کیمپی مین ۷ ۔ ۲ جنوری کو حضور ویسراے راجکمار کالجون کی اصلاح پر تقریر فرماوینگے۔

حضور ویسراے مع حضور لیڈی کرزن صاحبہ ۱۵ فروری تا یکم مارچ مختصر سیر کو تشریف لیجاوینگے۔

رنگون مین بندرگاہ کی ضروری حفاظتون کے لیے ۲½ ۹ لاکھ خرچ منظور کیا گیا۔

حضور کمانڈر انچیف مدراس مین رونق افروز ہوے جنگی حفاظتون کو دیکھا ۱۲ اوین پلٹن مدراس کو بھی۔

پنجاب یونیورسٹی کے قانونی امتحانات کا نتیجہ برآمد ہوا - ایل - ایل - بی - مین ۱۲ پاس ہوئے ہین۔

ہندی میڈیکل سروس مین خدمات طاعون کے لیے ۲۴ ڈاکٹرون کا اضافہ منظور کیا گیا۔

کلکتہ مین مسٹر لایل کی امداد کا چندہ ۰۰ ۵ تک پہونچا ڈیفنس ایسوسی ایشن ۵۰۰ دیا ہے۔

ولیعہد کوچ بہار نے برٹش فوج یومنری مین کمیشن حاصل کیا۔ وہ آکسفورڈ مین تعلیم حاصل کر رہے ہین۔

میونسپلٹی کلکتہ نے دس لاکھ روپیہ قرضہ کا اعلان دیا ہو سو فیصدی چار روپیہ سالانہ ہوگی۔

محاصل انہون سے گورنمنٹ انڈیا کو جو مالیہ وصول ہوا تخمینہ کی نسبت ۹ ۴ لاکھ زیادہ

محسود وزیریون کے سرآوردہ لوگ مسلسل محاصرہ سے ایسے تنگ آئے کہ شرائط کی منظوری پر تیار ہین۔

برٹش بلوچستان مین کل سرکاری ملازم ایکٹ سلطہ کی بندشون سے آزاد کیے گئے اور بہت لوگ۔

مالیہ اراضی کی بابت جو رزولیوشن گورنمنٹ انڈیا نے شایع کیا ہے بصورت کتاب کے چھاپنے کا حکم دیا ہے۔

۱۱ وین بیلداران مدراس کوہاٹ ریلوے بنانے پر مصروف ہے بوجہ علالت کے واپس مدراس کو بھیجی جائیگی۔

پشاور مین رفلون کے کارخانہ کے لیے آلات ضروری خریدنے کو سوا چہ لاکھ منظور کیا گیا۔

جنرل سر رابرٹ لو صاحب بمبئی کے جنگی لاٹ ۳۰ کو احمدنگر مین بوئیر قیدیون کے کیمپ کا معائنہ کرینگے۔

ہندوستان سے ۴۰۰۰ گورہ فوج جنوبی افریقہ کو جاویگی بعوض اس کے وطن کی فوج بطور آرام یہان آویگی۔

سوم پلٹن سکھ (ینبون) اور ۱۹ اوین پلٹن بمبئی (ملاکنڈ) بھی جدید رفلون سے مسلح کی گئی ہے۔

لاہور مین آخرکار ایک انجمن ہمدردی حیوانات شروع مارچ مین قایم کیجاویگی ضروری ہے۔

لاہور مین صاحب ضلع بہادر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے بھی ٹیکا طاعون لگوایا

کل ۱۱۵ لگوا چکے۔

امرتسر مین حضور لارڈ صاحب کے آنے پر خوب رونق ہے میونسپلٹی بھی اڈریس پیش کرے گی۔

ماہ نومبر مین حکومت پنجاب کی مجموعی آمدنی ۱۱ لاکھ، ہزار تھی اور خرچ پونے ۱۹ لاکھ روپیہ تھا۔

لالہ کیشو داس بی اے گورنمنٹ انڈیا کے خاص کام سے واپس ڈسٹرکٹ جج لدھیانہ مقرر کیے گئے۔

مسٹر جی اے مقبول صاحب الیشیاٹک الیس ہندوستان مین کالجون کے چیف انسپکٹر مقرر ہوئے

حضور جنگی لاٹ بنگالہ گوالیار مین ہین ۳۰ ماہ جنوری بریلی سیتاپور رڑکی کو بھی تشریف لیجاوینگے۔

تیز پور مین مست ہاتھی کے قتل کرنے پر ۵۰ روپیہ کا انعام مشتہر کیا گیا ۱۱ فٹ بلند ہے۔

کلکتہ مین ملکہ قیصرہ خلد آشیان کی ہندی یادگار غالباً عرصہ ۴۰ سال مین پوری تعمیر ہوگی۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا جدید	اموات طاعون	تعداد کل امراض
۲۶ جنوری	۴۴	۵۱	۱۵۸
۲۷	۴۶	۴۶	۱۶۶
۲۸	۹۹	۵۳	۱۶۳
۲۹	۵۰	۴۶	۱۶۱
۳۰	۸۱	۴۸	۱۸۲
۳۱	۵۲	۶۲	۱۸۳
یکم	۱۳۲	۶۳	۱۶۴

مطبع حمیدی واقع بنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا